Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲ صفر ۱۳۹۶ھ ۔ ۳ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش ۔ ۳ فروری ۱۹۷۶ء | نمبر ۲۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب حضور کی صحت وعافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال ٹانگوں میں شدید درد اور کمزوری کی وجہ سے بہت ناساز ہے احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل وعاجل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔

سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم اور مبلغ محترم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ایک ہفتہ سے ہچکی کے عارضہ سے بیمار ہیں اور کوئی دوائی کارگر نہیں ہو رہی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

وقفِ جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے

وقفِ جدید کا نیا سال یکم صلح / جنوری سے شروع ہو چکا ہے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے وعدہ جات بالغان و اطفال نمایاں اضافہ کے ساتھ بھجوائیں۔ صاحب ثروت احباب معاونینِ خصوصی میں شمولیت فرمائیں نیز جن دوستوں کو توفیق ملے وہ نقد ادائیگی فرما کر سابقون الاوّلون میں شامل ہوں۔

(۲) سیکرٹریانِ مال سے گذارش ہے کہ وقفِ جدید کی سال گذشتہ کی جمع شدہ رقوم بھی جلد بھجوا دیں اور رقم بھجواتے وقت نئے سال ۱۹۷۶ء اور سالِ گذشتہ ۱۹۷۵ء کی رقم کی الگ الگ تفصیل کے علاوہ "دفتر اطفال" اور "بالغان" کی بھی تخصیص فرما دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بہتر رنگ میں خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

لازمی چندہ جات کی بانشرح ادائیگی اواخر اپریل تک ضروری ہے

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کی کُل آمد پر بانشرح ادائیگی اواخر اپریل تک مالی سال کے ختم ہونے سے قبل ضروری ہے مخلصینِ جماعت کُل آمد پر چندہ عام / حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی بانشرح ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور اموال میں بے حد برکت دے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم دس قسم کے نظامِ مفردات پر مشتمل ہے

یہ نظام وہ ہیں جو اپنے کمالِ تام کی وجہ سے دس دائروں کی طرح قرآن میں پائے جاتے ہیں

"اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ قرآن کریم دس قسم کے نظامِ مفردات پر مشتمل ہے (۱) ایسے مفردات کا نظام جن میں بیان وجودِ باریؔ اور دلائل وجودِ باریؔ اور نیز خدا تعالیٰ کی ایسی صفات اور اسماء اور افعال اور سنن اور عادات کا بیان ہے کہ جو باہمی امتیازوں کے ساتھ اللہ جلشانہ کی ذات سے مخصوص ہیں۔ اور نیز وہ کلمات جو اس کی اس کامل مدح اور ثنا کے متعلق ہیں جو بیان جلال اور جمال اور عظمت اور کبریائی کے بارے میں ہیں (۲) اُن مفردات کا نظام جو توحیدِ باری اور دلائل توحیدِ باری پر مشتمل ہیں (۳) اُن مفردات کا نظام جن میں وہ صفات اور افعال اور اعمال اور عادات اور کیفیاتِ روحانیہ یا نفسانیہ بیان کی گئی ہیں جو باہمی امتیازوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے سامنے اس کی مرضی کے موافق یا خلافِ مرضی بندوں سے صادر ہوتی ہیں یا ظہور و بروز میں آتی ہیں (۴) ان مفردات کا نظام جو وصایا اور تعلیم اخلاق اور عقائد اور حقوق اللہ اور حقوق العباد اور علومِ حکمیہ اور حدود اور احکام اور اوامر و نہی اور حقائق و معارف کے رنگ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل ہدایتیں ہیں (۵) ان مفردات کا نظام جن میں بیان کیا گیا ہے کہ نجاتِ حقیقی کیا شے ہے اور اس کے حصول کے لئے حقیقی وسائل اور ذرائع کیا کیا ہیں اور نجات یافتہ مومنوں اور مقربوں کے آثار اور علامات کیا ہیں (۶) اُن مفردات کا نظام جن میں بیان کیا گیا ہے کہ اسلام کیا شے ہے اور کفر اور شرک کیا شے ہے اور اسلام کی حقیقت پر دلائل اور نیز اعتراضات کی مدافعت ہے (۷) ایسے مفردات کا نظام جو مخالفین کے تمام عقائدِ باطلہ کا ردّ کرتے ہیں (۸) ایسے مفردات کا نظام جو انذار اور تبشیر اور وعد اور وعید اور عالم معاد کے بیان کے رنگ میں یا معجزات کی صورت میں یا مثالوں کے طور پر یا ایسی پیشگوئیوں کی صورت میں جو موجب زیادتِ ایمان اور مصالح پر مشتمل ہوں یا ایسے قصوں کی طرز میں جو تنبیہہ یا ڈرانے یا خوشخبری دینے کی غرض سے ہی مرتب کیا گیا ہے (۹) ایسے مفردات کا نظام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح اور پاک صفات اور آنجناب کی پاک زندگی کے اعلیٰ نمونہ پر مشتمل ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل کاملہ بھی ہیں (۱۰) ایسے مفردات کا نظام جو قرآن کریم کے صفات اور تاثیرات اور اس کے ذاتی خواص کو بیان کرتے ہیں۔

یہ دس نظام وہ ہیں جو اپنے کمالِ تام کی وجہ سے دس دائروں کی طرح قرآن میں پائے جاتے ہیں جن کو دوائر عشرہ سے موسوم کر سکتے ہیں۔"

(منن الرحمٰن صفحہ ۲۵، صفحہ ۲۶ حاشیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳/تبلیغ ۱۳۵۵ھش
۳/فروری ۱۹۷۶ء

"رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو!"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک خاص امر سے منع فرمایا اور اُس کے بُرے انجام سے ڈرایا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان بے دلی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بے دلی کی عبادت اور اس کی مضرت سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ (الحج آیت ۱۲)

ترجمہ:۔ اور لوگوں میں سے (بعض) ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ کی عبادت صرف بے دلی سے کرتے ہیں۔ پس اگر ان کو کوئی فائدہ پہنچ جائے تو وہ اِس (عبادت) پر خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اپنے مُنہ کی سیدھ لوٹ جاتے ہیں۔ وہ دنیا میں بھی گھاٹے میں پڑ جاتے ہیں اور آخرت میں بھی۔ اور یہی کھلا کھلا گھاٹا ہے۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بے دلی کی عبادت کرنے والوں اور اُن کے بُرے انجام کا ہی ذکر نہیں کیا ہے بلکہ بے دلی کی عبادت کرنے والوں کی ایک خاص علامت پر بھی روشنی ڈالی ہے جو اُس علامت سے قدرے مختلف ہے جو عبادت کے تعلق میں بالعموم منافقین میں پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ منافقوں میں پائی جانے والی علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (النساء آیت ۱۴۳)

ترجمہ:۔ منافق یقیناً اللہ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں اور وہ انہیں اُن کے دھوکے کی سزا دیگا اور جب وہ نماز کی طرف جانے) کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سُستی سے کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کو دکھاتے ہیں (کہ گویا وہ بھی عبادت گزار ہیں) اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔

یہ تو بے دلی سے عبادت کرنے کی صاف اور واضح علامت ہے کہ انسان عبادت کرنے میں ذوق و شوق کا نہیں بلکہ سُستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرتا ہے اور عبادت کو ایک چٹی خیال کرتا ہے۔ یہ علامت منافقین میں پائی جاتی ہے اور اِس علامت سے وہ شناخت کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ عبادت کے تعلق میں دو علامتیں اور بھی ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بے دلی کا آئینہ دار قرار دیا ہے۔ اِس بے دلی کا تعلق ظاہر سے کم اور باطن سے زیادہ ہوتا ہے۔ پہلی صورت تو یہ ہوتی ہے کہ جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور خوب روتا اور گڑگڑاتا ہے اور بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت دلجمعی، حضورِ قلب اور خشوع و خضوع کے ساتھ خدا کی عبادت کر رہا ہے لیکن جونہی خدا تعالیٰ اُس تکلیف کو دُور کر دیتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ اور اس کے ذکر سے یکسر غافل ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اُس وقتی اور عارضی خشوع و خضوع کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ ایسی عبادت کو وہ بے دلی کی عبادت ہی شمار کرتا ہے۔ ایسا شخص فی الحقیقت دل سے عبادت نہیں کر رہا ہوتا بلکہ دُکھ اور تکلیف کے نتیجہ میں اُٹھنے والا وقتی اور عارضی جوش دباؤ کے ماتحت اس سے عبادت کروا رہا ہوتا ہے۔ اسے یہ احساس نہیں ہوتا کہ عبادت خالق کا ایک حق مجھ پر ہے اور ہر صورت و ہر حال اُس کی عبادت کرنا مجھ پر فرض ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (یونس آیت ۱۳)

ترجمہ:۔ اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پہلو کے بل (لیٹا ہوا) یا بیٹھا ہوا یا کھڑا ہوا ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اُس کی تکلیف کو اس سے دُور کر دیتے ہیں تو وہ (اس طرح سے کترا کر) گزر جاتا ہے کہ گویا اُس نے کسی تکلیف (کے دُور کرنے) کے لئے جو اسے پہنچی تھی ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔ اسی طرح تمام حد سے بڑھ جانے والوں کو جو کچھ وہ کیا کرتے ہیں خوبصورت کر کے دکھلایا گیا ہے۔

دوسری صورت عبادت کے معاملہ میں باطنی بے دلی کی وہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج کی آیت ۱۲ میں کیا ہے اور جسے ہم اِس مضمون کے شروع میں درج کر آئے ہیں یعنی یہ کہ بعض لوگ صرف اُس وقت تک ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے نوازتا رہتا ہے اور جونہی انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے مُنہ کی سیدھ لوٹ جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ نے اُن کی حق تلفی کی ہے ایسے لوگوں کی عبادت کا بھی حقیقی عبادت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ دل سے عبادت نہیں کر رہے ہوتے بلکہ اُن کی عبادت دُنیوی آسائشوں کے ساتھ مشروط ہوتی ہے۔ جب تک انہیں آسائشیں میسر آتی رہتی ہیں وہ اوپری طور پر اسے اللہ کا فضل قرار دے کر اس کی عبادت کر چھوڑتے ہیں اور جب آسائشیں میسر نہ آئیں اور تکلیف وارد ہو تو اور بھی کسی سے نہیں خدا سے بگڑ بیٹھتے ہیں اور نمازیں وغیرہ ترک کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی مشروط عبادت کو بھی خدا تعالیٰ نے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ کہہ کر بے دلی کی عبادت قرار دیا ہے اور خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ کہہ کر اسے دین اور دُنیا ہر دو لحاظ سے انتہائی گھاٹے کا سودا بتایا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ عبادت خالق کا حق ہے مخلوق پر جسے ہر حال میں ادا کرنا ہر انسان کا فرض ہے۔ اُس نے انسان کو پیدا کیا ہی عبادت کے لئے ہے جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّٰریٰت آیت ۵۷) اور عبادت کا حق ہر صورت اور ہر حال میں کامل اطاعت بجالائے بغیر ادا ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار اور بہ تکرار اطاعت کو خدا کے لئے خالص کر کے عبادت بجالانے کا حکم دیا ہے مثال کے طور پر فرمایا:۔

(۱) فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (المؤمن آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ پس اپنی اطاعت کو خالص اُسی کے لئے کرتے ہوئے اللہ کو پکارو خواہ کفار اسے ناپسند ہی کریں۔

(۲) فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۭ (الزمر آیات ۳،۴)

ترجمہ:۔ پس تُو اطاعت کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اُس کی عبادت کر۔ سُنو! اطاعت خالص اللہ ہی کا حق ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وقتی جوش کے ماتحت کی جانے والی عبادت اور اسی طرح مشروط عبادت کو بے دلی کی عبادت قرار دیا ہے اور اسے اطاعت کی رُوح سے عاری ہونے کے باعث حقیقی عبادت تسلیم نہیں کیا ہے اور اسی لئے دُنیا اور آخرت میں اسے کُھلے طور پر انتہائی گھاٹے کا موجب ٹھہرایا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احیاء دین و قیام اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپؑ نے عبادت کا حقیقی مفہوم اپنے متبعین کے ذہن نشین کرا کے انہیں کسی قسم کی شرط درمیان میں لائے بغیر اطاعت کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر کے عُسر اور یُسر ہر دو حالتوں میں مستقل طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالانے کی تلقین فرمائی اور ساتھ ہی اس سے رُوگردانی کے خطرناک انجام سے بھی خبردار فرمایا۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا:۔

"دُنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اُس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔ خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ ..... ایک بچہ کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تُو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تُو ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

(ازالہ اوہام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

جماعت احمدیہ کے ۸۴ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس منعقدہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۵ء میں محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف "تاریخ احمدیت" نے خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عنوان پر جو تقریر فرمائی اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

مذہبی تاریخ کا اہم موضوع

امیر المومنین خلیفۃ الرسول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آیت اللہ اور برہان محمد تھے صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ کی عظیم شخصیت آپ کا مقام صدیقیت اور آپ کا بابرکت عہد خلافت اسلام کی مذہبی تاریخ کا ایک نہایت اہم موضوع ہے علم تاریخ سے دینی مباحث کو بہت کچھ مدد ملتی ہے اپنی تاریخ سے آگاہ ہونا اقوام کی ترقی میں ایک بہت بڑا محرک ہوتا ہے اور صحیح تاریخ ایک عمدہ معلم ہے جو بہت سے دینی مقاصد کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید سے بڑھ کر یقینی اور بنیادی ماخذ مستند تاریخ کا اور کوئی نہیں ہو سکتا

ہے فقط قرآں ہی دنیا میں کتاب زندگی
کھولتا ہے جس کا اک اک لفظ باب زندگی
(حسن رہتاسی)

آیت استخلاف - روشنی کا مینار

قرآن مجید میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وجود مقدس اور آپ کے مبارک زمانۂ خلافت کی نسبت جابجا روشنی ملتی ہے اور مختلف مکاتیب فکر سے متعلق قدیم مفسروں متکلموں، مصنفوں اور دیگر بزرگوں نے ان کا مفصل تذکرہ بھی فرمایا ہے مگر میں آج بنیادی طور پر جس آیت کریمہ کو پیش کرنا چاہتا ہوں وہ قرآن حمید کی شہرۂ عالم اور معرکۃ الآراء آیت استخلاف ہے جو سورہ نور میں درج ہے اور اس باب میں قیامت تک کے لئے روشنی کا مینار ہے اللہ جلشانہٗ وعزاسمہٗ فرماتا ہے

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور ۵۶)

یعنی "خدا نے تم میں سے بعض نیکوکار ایمانداروں کے لئے یہ وعدہ ٹھہرا رکھا ہے کہ وہ انہیں زمین پر اپنے رسول مقبولؐ کے خلیفے کرے گا انہی کی مانند جو پہلے کرتا رہا ہے اور اُن کے دین کو جو اُس نے پسند کر لیا ہے یعنی دین اسلام کو، زمین پر جما دے گا اور مستحکم اور قائم کر دیگا اور بعد اس کے کہ ایماندار خوف کی حالت میں ہو گئے یعنی بعد اس وقت کے کہ جب بباعث وفات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ خوف دامنگیر ہو گا کہ شاید اب دین تباہ نہ ہو جائے تو اس خوف اور اندیشہ کی حالت میں خدائے تعالیٰ خلافت حقہ کو قائم کر کے مسلمانوں کو اندیشہ ابتری دین سے بےغم اور امن کی حالت میں کر دے گا۔ وہ خالصاً میری پرستش کریں گے اور مجھ سے کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں گے"

(ترجمہ از براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۳۵-۲۳۶ حاشیہ)

"خلیفہ کے معنے جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں" (ملفوظات مسیح موعود جلد ۴ صفحہ ۳۸۳)

تین پیشگوئیاں

یہ آیت کریمہ تین واضح پیشگوئیوں پر مشتمل ہے:-

اول- یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور اعمال صالحہ بجالانے والوں میں سے بعض وجود آنحضرتؐ کے بعد یقیناً مقام خلافت پر فائز ہوں گے۔

دوم:- خدا تعالیٰ اپنے تصرف خاص سے ان خلفاء کو خود اس منصب پر کھڑا کرے گا۔

سوم- خلفاء رسولؐ کے ذریعہ دین کو تمکنت ملے گی اور خوف کا ماحول امن میں بدل جائے گا

اب آیئے قرآن مجید اور واقعات کی روشنی میں تحقیق کریں کہ ان آسمانی خبروں کے مطابق کون سا پاک وجود خلافت اولیٰ کی مسند کے لئے مقدر تھا۔ اور کس طرح اس کی شخصیت اور خلافت کے ذریعہ خدائی وعدوں کا ظہور ہوا؟"

آیت استخلاف میں پہلی پیشگوئی

آیت استخلاف میں پہلی پیشگوئی یہ بیان کی گئی تھی کہ نظام خلافت کا قیام بعض مومنوں اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں کے ذریعہ معرض وجود میں آئے گا۔

قرآن مجید کا یہ زبردست معجزہ ہے کہ اس نے دوسرے مقامات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معاً بعد خلیفۃ الرسولؐ بننے والے برگزیدہ وجود کا خصوصی ذکر کر دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

"اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ"

(التوبہ ۴۰)

فرمایا اگر تم اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ کرو تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ اُس وقت بھی اس کی مدد کر چکا ہے جبکہ اُسے کافروں نے نکال دیا تھا۔ وہ دونوں (یعنی آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکرؓ) غار میں پناہ گزین تھے اور آنحضرتؐ اپنے ساتھی (ثانی اثنین) سے کہہ رہے تھے کچھ غم نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ہم دونوں کے ساتھ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی سکینت نازل فرمائی اور آپ کی مدد ایسے لشکروں سے کی جن کو تم نہیں دیکھتے تھے اور کافروں کی بات کو نیچا اور پست کر دیا اور اللہ کی بات ہی اونچی اور بلند ہو کر رہتی ہے۔ اور اللہ بے حد غالب اور بہت حکمتوں والا ہے۔

اس آیت میں جس خوش نصیب وجود صاحب النبیؐ اور خدا کی معیت میں رسول عربی کے ساتھ شامل "ثانی اثنین" کا ذکر ہے وہ پوری ملت اسلامیہ کے نزدیک بالاتفاق حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں جن پر آپ کے بے مثال خلوص، عدیم النظیر ایثار اور قابل رشک فدائیت کے باعث خدائے ذوالعرش کی نظر انتخاب پڑی اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص وحی اور الہام کی بناء پر ہجرت مکہ کے اضطراب انگیز موقعہ پر اپنا رفیق سفر بنایا ہے

ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں
یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

حضرت امام محمد مہدیؑ کے والد حضرت امام حسن عسکریؒ کی تفسیر میں بروایت حضرت امام باقر علیہما السلام لکھا ہے:-

فَاِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیْہِ یَا مُحَمَّدُ ...

اِنَّ اَبَا جَہْلٍ وَالْمَلَاءَ
مِنْ قُرَیْشٍ قَدْ دَبَّرُوْا
یُرِیْدُوْنَ قَتْلَکَ ...
وَاَمَرَکَ اَنْ تَسْتَصْحِبَ
اَبَابَکْرٍ فَاِنَّہٗ اِنْ اَنِسَکَ
وَسَاعَدَکَ وَآزَرَکَ
وَثَبَتَ عَلٰی تَعَاھُدِکَ
وَتَعَاقُدِکَ کَانَ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ
رُفَقَائِکَ وَفِیْ غُرُفَاتِہَا مِنْ خُلَصَائِکَ
... ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لِاَبِیْ بَکْرٍ
اَرَضِیْتَ اَنْ تَکُوْنَ مَعِیْ یَا اَبَابَکْرٍ
تُطْلَبُ کَمَا اُطْلَبُ وَتُعْرَفُ
بِاَنَّکَ اَنْتَ الَّذِیْ تَحْمِلُنِیْ
عَلٰی مَا اَدَّعِیْہِ فَتَحْمِلُ
عَنِّیْ اَنْوَاعَ الْعَذَابِ
قَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اَمَّا اَنَا لَوْ عِشْتُ
عُمُرَ الدُّنْیَا اُعَذَّبُ
فِیْ جَمِیْعِہَا اَشَدَّ عَذَابٍ
لَا یَنْزِلُ عَلَیَّ مَوْتٌ
مُرِیْحٌ وَلَا فَرَجٌ مُتِیْحٌ
وَکَانَ ذٰلِکَ فِیْ مَحَبَّتِکَ
لَکَانَ ذٰلِکَ اَحَبَّ اِلَیَّ
مِنْ اَنْ اَتَنَعَّمَ فِیْہَا وَاَنَا
مَالِکٌ لِجَمِیْعِ مَمَالِکِ
مُلُوْکِہَا فِیْ مُخَالَفَتِکَ
وَمَا اَھْلِیْ وَوَلَدِیْ اِلَّا
فِدَاؤُکَ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ لَا جَرَمَ اَنِ اطَّلَعَ
اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِکَ وَوَجَدَ
مَا فِیْہِ مُوَافِقًا لِّمَا
جَرٰی عَلٰی لِسَانِکَ
جَعَلَکَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ
السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالرَّاْسِ
مِنَ الْجَسَدِ وَبِمَنْزِلَۃِ
الرُّوْحِ مِنَ الْبَدَنِ"

(تفسیر امام حسن عسکری ص ۲۳۰-۲۳۱ زیر آیت اوکلما عاھدوا عھدًا بروایت حضرت امام باقرؒ (مطبوعہ ۱۳۱۰ھ مطبع جعفری)

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اطلاع دی کہ ابوجہل اور دیگر رؤساء قریش نے آپ کے قتل کا منصوبہ بنایا ہے (یہ شہر مکہ کی سازش ایک جدید تحقیق کے مطابق ۷ ستمبر ۶۲۲ء کو ہوئی تھی) خدا تعالیٰ نے فرمایا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر ہجرت کی تیاری کریں اگر ابوبکرؓ ہجرت میں رفاقت پسند کریں اور محبت و الفت سے آپ کی مدد کریں اور آپ کے ساتھ قدم بقدم چلیں تو وہ جنت الفردوس میں آپ کے دیگر محبین و مخلصین کے ساتھ بلند ترین مقامات پر ہوں گے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ سے پوچھا کہ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میرے ہمسفر ہوں اور آپ کو بھی میری طرح تلاش کیا جائے اور پھر دشمنانِ اسلام آپ کو ہر طرح کے تکلیف دہ عذاب میں بھی مبتلا کر دیں؟؟؟

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں قیامت تک بھی زندہ رہوں اور مجھے زندگی بھر ہر طرح کے ایسے ہولناک دکھوں اور عذابوں میں مبتلا کیا جائے کہ جن سے نہ تو موت ہی آکر مجھے آرام پہنچا سکے اور نہ نجات کی کوئی اور راہ مل سکے تو بھی مجھے یہ گوارا ہوگا بشرطیکہ یہ سب کچھ حضور کی محبت و عقیدت کے "جرم" کی پاداش میں مجھے بھگتنا پڑے۔ یا رسول اللہ میں آپ کے قربان جاؤں گھر کیا چیز ہیں اگر میں روئے زمین کے ان تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہو جاؤں جو حضور کے مخالف ہیں اور مجھے نہایت ہی عیش و عشرت کی زندگی حاصل ہو جائے تو بھی میں اس شہنشاہیت کو پائے استحقار سے ٹھکرا دوں گا اور ہفت اقلیم کی بادشاہت پر حضور کی غلامی کو ترجیح دوں گا۔

یہ سن کر حضرت رسول مقبولؐ نے فرمایا ابوبکرؓ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل کو دیکھا اور آپ کے دل اور زبان کو باہم موافق پایا۔ اس لئے آپ کو مجھ سے اتنا قریب کیا جتنا کان اور آنکھ اور سر بدن کے قریب ہوتا ہے۔ پھر فرمایا ابوبکرؓ! مجھے آپ سے وہی تعلق ہے جیسا روح کو جسم سے۔

ثانی اثنین کی خلعت آسمانی

میرے بزرگو اور بھائیو!
اگر آپ واقعۂ غار سے متعلق آیت کریمہ کا باریک نظری سے مطالعہ فرمائیں تو آپ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ جناب الٰہی جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ نجم میں قاب قوسین کے پُرجلال تخت پر متمکن فرمایا ہے اور مظہر اتم الوہیت کے تاج شاہی سے مفتخر کیا ہے وہاں اس آیت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ جیسے مقبول بارگاہِ الٰہی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب خاص سے نوازا گیا ہے اور "ثانی اثنین" کی خلعت آسمانی پہنائی گئی ہے۔ مزید غور و فکر سے یہ نکتہ معرفت بھی کھلتا ہے کہ دربار محمدی میں یہ اعزاز جو کسی اور وجود کو نہیں بخشا گیا محض وقتی اور ہنگامی چیز نہیں بلکہ یہ ماضی حال اور مستقبل تینوں زمانوں پر محیط ہے اور اس میں علاوہ غار کے اندر صاحب النبی ہونے کے تین اور حیثیتوں سے بھی حضرت ابوبکرؓ کے ثانی اثنین ہونے کی شانِ ارفع و اعلیٰ اور اکمل و اتم کی نشان دہی کی گئی ہے

آپ اس حیثیت سے بھی "ثانی اثنین" ہیں کہ آزاد مردوں میں سب سے اول آپ ایمان لائے

آپ اس اعتبار سے بھی ثانی اثنین تھے کہ نبوت کے بعد دوسرے درجہ یعنی صدیقیت پر ممتاز ہوئے اور صِدّیق کہلائے۔

پھر خدائے عزوجل نے آپ کو اس وجہ سے بھی "ثانی اثنین" کا قابل فخر خطاب کیا کہ باری تعالیٰ کے علم میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر خلیفہ اول بننے والے تھے اور اپنے عہدِ خلافت کو کامیابی سے گزارنے کے بعد آنحضرت کے بالکل ساتھ ایک پہلو میں آسودۂ خاک ہونے والے تھے۔

اب میں "ثانی اثنین" کے عظیم الشان خطاب کے تینوں پہلوؤں پر کچھ مزید عرض کرتا ہوں۔

۱۔ قبولِ اسلام میں اولیت

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو حضرت ابوبکرؓ (عبداللہ بن عثمان "مروج الذہب" جلد ۱ صفحہ ۲۸۷) تجارت کے لئے شام کی طرف گئے ہوئے تھے واپس آئے تو ابھی راستہ میں ہی تھے کہ ایک شخص آپ سے ملا۔ آپ نے اس سے مکہ کے حالات دریافت فرمائے اور پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ اس نے جواب دیا کہ نئی بات یہ ہے کہ تیرے دوست محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے تو بلاشبہ آپ سچے ہیں۔ پھر مکہ پہنچتے ہی آنحضرتؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ سے کوئی بحث نہیں کی اور کوئی نشان اور معجزہ نہیں مانگا صرف اتنا ہی پوچھا کہ کیا آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ درست ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ آپ گواہ رہیں میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔

(بخاری کتاب التفسیر باب قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ وکتاب مناقب المہاجرین باب اسلام ابوبکر صدیق)

نہج البلاغہ کی شرح ابن حدید جلد ۴ ص ۲۱۳ مطبوعہ ایران میں لکھا ہے کہ
"اِنَّ اَبَابَکْرٍ ھُوَ اَوَّلُ مَنْ اَظْھَرَ الْاِسْلَامَ"
حضرت ابوبکرؓ وہ ہستی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا۔

اسی کتاب میں حضرت عمرو بن عبسہ کی یہ روایت بھی درج ہے
اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ نَازِلٌ بِعُکَاظٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنِ اتَّبَعَکَ ھٰذَا الْاَمْرَ فَقَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ اَبُوْبَکْرٍ وَبِلَالٌ۔

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ اس وقت میدان عکاظ میں اترے ہوئے تھے میں نے کہا اے اللہ کے رسول کس نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا ہے؟ فرمایا ایک آزاد یعنی ابوبکرؓ اور ایک غلام یعنی بلالؓ ایمان لائے ہیں۔

(باقی)

درخواست دعا

میرے والد محترم محمود احمد صاحب گھوکھر عرصہ دو سال سے السر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جب علاج معالجہ کے نتیجہ میں کچھ افاقہ ہے اور اسی طرح میری والدہ عرصہ ۲ سال سے شوگر کی مریضہ ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

محمد ایوب گھوکھر
تعلیم الاسلام جامعہ احمدیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال ۷۶-۱۹۷۵ء (۱۰-۳۱-۳۱)

کے

بجٹ کو جلد از جلد پورا کیا جائے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ۔

اے ایماندارو! اگر تم خدا تعالیٰ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔

حضور اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۷ر نومبر ۱۹۷۵ء بمقام ربوہ میں فرمایا:۔

"ہماری دولت پٹرول کے چشمے نہیں ہیں، ہماری دولت بڑے بڑے کارخانے نہیں ہیں۔ جماعت احمدیہ کی دولت وہ مخلص دل ہیں جو منور سینوں کے اندر دھڑک رہے ہیں جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینے والے ہیں۔"

پس تمام مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنا چندہ تحریک جدید سال ۳۱-۱۰-۳۱ اپریل سے پہلے پہلے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں ضروری گزارش

جن مجالس میں قائد خدام الاحمدیہ کا انتخاب برائے سال ۷۶-۱۹۷۵ء ابھی تک نہیں ہوا پریذیڈنٹ صاحبان اپنی صدارت میں فوری انتخاب کروا کر رپورٹ صدر مجلس کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوا دیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان مقالہ

امسال مقالہ نویسی کا عنوان ہے:۔

"سیرۃ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ۔ تبلیغ اسلام"

قائدین سے درخواست ہے کہ وہ علم دوست خدام سے مقالہ جات لکھوائیں اور مرکز کو مطلع فرمائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس متوجہ ہوں

سال رواں کی پہلی سہ ماہی ختم ہونے کو ہے۔ جن مجالس نے ابھی تک فہرست تجنید مرکز میں نہیں بھجوائی۔ اس اہم کام کی طرف فوری توجہ فرمائیں اور فہرست تجنید مکمل کر کے ارسال فرمائیں۔ (مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

داخلہ ملٹری کالج جہلم

ایسے امیدوار جن کی ۳۱ر اکتوبر ۱۹۷۶ء کو ۱۶ تا ۱۸ سال عمر ہو اور کم از کم سیکنڈ ڈویژن میٹرک ہوں ان کا پشاور، لاہور، راولپنڈی، کراچی، کوئٹہ وغیرہ میں میٹرک کے سٹینڈرڈ کا Test جون ۱۹۷۶ء میں ہوگا تاکہ Pre Engineering کورس کے لئے انٹرمیڈیایٹ گریڈ کے سلسلہ میں ملٹری کالج جہلم میں داخلہ دینے کے لئے غور کیا جا سکے۔ درخواستیں اسم مارچ ۱۹۷۶ء تک بھجوا سکتے ہیں۔ درخواست فارم ملٹری کالج جہلم اور دوسری جگہوں سے حاصل کر سکتے ہیں۔

تفصیلات کوائف و شرائط کے لئے دیکھئے نوائے وقت مورخہ ۲۶ر جنوری ۱۹۷۶ء صفحہ ۵ کالم ۵ تا ۸۔

(ناظر تعلیم)

تعلیم الاسلام کالج میں حسن قرأت کا مقابلہ

سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۱ ۔ ۱ ۔ ۷۶ بوقت چار بجے شام کالج ہال میں ایک مقابلہ حسن قرأت منعقد ہوا۔

صدر یونین جناب بشارت اللہ مہر نے اس تقریب کی صدارت کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض ملک ظہیر الدین سیکرٹری یونین نے انجام دیئے۔ منصفین کے فرائض پروفیسر سلطان اکبر صاحب صدر شعبہ عربی اور پروفیسر سید امراز حسین صاحب بخاری نے انجام دیئے۔ محترم قاری محمد عاشق صاحب نے منصف اعلیٰ کے فرائض سرانجام دیئے۔

اس مقابلہ میں حافظ سمیع اللہ صاحب طالب علم سال دوم اول، محمد اقبال صاحب طالب علم سال دوم دوم اور حافظ محمد علی صاحب طالب علم سال اول نے تیسرا انعام حاصل کیا۔ حوصلہ افزائی کا انعام حافظ محمد حیات سال اول نے حاصل کیا۔

اس کے بعد پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد نے انعامات تقسیم کئے۔

بعدہٗ صدر یونین نے سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تقریب کے اختتام کا اعلان کیا۔ (سیکرٹری یونین)

شکریہ احباب

خاکسار کی رفیقہ حیات کی وفات پر اندرون و بیرون ملک سے بکثرت بزرگوں، دوستوں اور عزیزوں نے بذریعہ خطوط، تار، ٹیلیفون اظہار تعزیت فرمایا ہے اور خاکسار کے عظیم صدمے کو کم کرنے کی کوشش فرمائی ہے اور میرے غم میں شریک ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو دین و دنیا کی بھلائیاں عطا فرماوے۔ آمین۔ جزاھم اللّٰہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ فرداً فرداً فی الحال جواب دینا مشکل ہے میں اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرمائی جاوے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا پر راضی ہونے کی توفیق عطا فرما دے اور انجام بخیر فرماوے۔ آمین

(غمزدہ محمد بشیر احمد علی عفی اللہ عنہ۔ ایسوایجنٹ جھنگ صدر)

دعائے مغفرت

مکرم بہادر خان صاحب دولی آف تونجہ درہ شیر خان نائب صدر جماعت احمدیہ درہ شیر خان ایک دردناک حادثہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (عبد الحمید مجید آف جموں وکشمیر۔ پونچھ۔ حال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ عرصہ تین چار سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ دو سال قبل اپریشن ہوا تھا اس میں چند نقائص رہ گئے تھے جو ابھی تک دور نہیں ہو سکے۔ آجکل سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اقبال شاہد کارکن مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

۲۔ میں عرصہ سے بیمار ہوں اور چل پھر نہیں سکتا۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد صدیق۔ ریلوے انجن شیڈ۔ ریلوے کالونی۔ لاہور)

۳۔ میرے بھائی جان صوفی عبد الغفور صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(زینب النساء ہمشیرہ صوفی عبد الغفور صاحب۔ ربوہ)

قائدین کرام! چندہ مجلس کی وصولی کے لئے خاص کوشش فرمائیں

(مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری وضاحت

شناختی کارڈ حاصل کرنے کا جو فارم پُر کرنا پڑتا ہے اُس میں ایک خانہ "مذہب" کا ہے۔ اِسی طرح سکولوں میں داخلہ کے لئے فارموں میں بھی "مذہب" کا خانہ ہے۔ بعض اَور فارموں میں بھی ہو گا۔ متعلقہ افسران اصرار کرتے ہیں کہ احمدی اپنے آپ کو غیر مسلم درج کریں۔ اُن کا یہ مطالبہ غیر آئینی اور بالکل غیر منصفانہ ہے۔

یہ درست ہے کہ صرف دستورِ پاکستان اور قانونی اغراض کے لئے "احمدی" مسلمان قرار نہیں دئے گئے۔ لیکن ساتھ ہی دستور کا آرٹیکل ۲۰ ہر شخص کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ جو مذہب بھی رکھتا ہو اس کا برملا اظہار کرے، اس پر عمل کرے اور اس کی تبلیغ کرے۔ یہ حق بدستور قائم ہے۔ اِس حق کو وزیرِ اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کی اُس تقریر میں جو انہوں نے احمدیوں کے متعلق دستور میں ترمیم کے وقت کی اَور زیادہ وضاحت اور خوبصورتی کے ساتھ اِن الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ "ہر پاکستانی کو اِس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ فخر و اعتماد سے بغیر کسی خوف کے اپنے مذہبی عقائد کا اظہار کر سکے۔ پاکستان کے آئین میں پاکستانی شہریوں کو اِس امر کی ضمانت دی گئی ہے"۔

ہم اپنے مذہب کے متعلق اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر جس کی جھوٹی قسم کھانا اِنسان کو اُس کے غضب کے نیچے لے آتا ہے یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر، اُس کے فرشتوں پر، یوم آخرت پر، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت اور آپ کے خاتم النبیین ہونے پر اور قرآن کریم کے آخری شریعت ہونے پر صدقِ دل سے ایمان رکھتے ہیں اور قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے سب احکام کو اپنے لئے فرض جانتے ہیں اور ان پر عمل کرنے میں ہی اپنی نجات یقین کرتے ہیں۔ کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰـــــہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہی ہمارا کلمہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ مبارکہ کے تحت ہی ہم حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود یقین کرتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں۔ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اس کے علاوہ اَور کوئی مذہب نہیں۔

پس ہم اس آزادیٔ مذہب کی ضمانت کے ہوتے ہوئے جو ہمیں دستورِ پاکستان میں دی گئی ہے اپنے آپ کو کس طرح راستی اور دیانتداری کے ساتھ غیر مسلم لکھ سکتے ہیں؟ جبکہ ہم اپنے دلوں کی گہرائیوں سے بھی اسلام اور صرف اسلام کو مانتے ہیں اور باقی سب مذاہب کو اس کے مقابل میں جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو غیر مسلم کیسے کہیں یا لکھیں۔ ہم خود کو "احمدی" لکھ سکتے ہیں لیکن "غیر مسلم" نہیں لکھ سکتے۔ اِس بات کو پوری طرح تسلیم کرتے ہوئے بھی کہ دستور یا قانون کی اغراض کے لئے ہمیں مسلمان نہیں سمجھا گیا خود ہمیں قانوناً مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ اپنے آپ کو غیر مسلم لکھیں۔ یہ جھوٹ ہو گا اور یہ عقلاً قانوناً اور اخلاقاً بھی درست نہیں اور راست گوئی کے بھی خلاف ہو گا۔ اور یہ امر ہر لحاظ سے واضح اور صریح ہے۔ ہم "احمدی مسلمان" ہی کہلا سکتے ہیں۔ دیگر مواقع پر بھی یہی صورت ہو سکتی ہے۔

ہمارا مذہب

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبّ لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ"

(ازالۂ اوہام ص۱۳۶ طبع اوّل)

(۲) "جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے"۔

(ایام الصلح ص۸۶ طبع اوّل)

آئینِ پاکستان کی دفعہ ۲۰

(ا) ہر شہری کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب کو اختیار کرے اور تشہیر کرے۔

(ب) ہر مذہبی فرقہ کو حق حاصل ہے کہ وہ مذہبی ادارے قائم کرے۔

(اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین مجریہ ۱۹۷۳ء ص۱۵)

وزیرِ اعظم کی یقین دہانی

وزیرِ اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"ہم دَورِ جدید میں رہتے ہیں۔ ہمارا آئین کسی مذہب وملت کے خلاف نہیں بلکہ ہم نے پاکستان کے تمام شہریوں کو یکساں حقوق دئے ہیں۔ ہر پاکستانی کو اِس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ فخر و اعتماد سے بغیر کسی خوف کے اپنے مذہبی عقائد کا اظہار کر سکے۔ پاکستان کے آئین میں پاکستانی شہریوں کو اِس امر کی ضمانت دی گئی ہے"۔

(کتابچہ بعنوان "ختمِ نبوت پر قومی اسمبلی کا متفقہ فیصلہ" شائع کردہ مرکزی وزارتِ اطلاعات ص۱۱)

درخواستِ دُعا

مکرم چوہدری عبید اللہ صاحب باجوہ (الفضل فلیٹس دار الصدر غربی ربوہ) بس کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں اور احمد پور شرقیہ ڈسٹرکٹ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب سے ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فضل الٰہی طاہر کارکن دفتر الفضل ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کے چندہ ممبری کی شرح میں اضافہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر شوریٰ کے اجلاس میں فیصلہ ہوا تھا کہ اب چندہ ممبری کی شرح ۲۵ پیسے سے بڑھا کر ۵۰ پیسے ماہوار کر دی جائے لیکن صاحبِ حیثیت بہنیں اس سے زیادہ دیا کریں۔ بہر حال ۵۰ پیسے ممبری چندہ مقرر ہو گیا ہے لجنات اس کے مطابق چندہ بھجوائیں۔

سیکرٹری مال
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

گھر کا اُستاد

(بذریعہ ڈاک قرآنِ مجید کا ترجمہ پڑھنے کا بے نظیر طریق)

- قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے لئے اُستاد کی ضرورت ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ گھر کا اُستاد یعنی "اسباق القرآن" کا جدید طریقِ تعلیم اِس مسئلہ کو حل کر کے اُستاد کی اِس ضرورت کو حُسن و خوبی پورا کرتا ہے۔
- "اسباق القرآن" کے ذریعے آپ اپنی تنہائی اور فرصت کے اوقات میں بڑی آسانی کے ساتھ قرآنِ مجید کا ترجمہ سیکھ سکتے ہیں۔
- "اسباق القرآن" کی کاپی کی مدد سے ماں اپنے بچوں کو بطور اُستاد بڑی خوبی سے قرآنِ مجید کا ترجمہ پڑھا سکتی ہے۔
- عہدیداران اپنے اپنے حزب کے احباب کو "اسباق القرآن" کے ذریعہ قرآنِ مجید کا ترجمہ پڑھا سکتے ہیں۔
- "اسباق القرآن" کی کاپی ایک ایسا اُستاد ہے جو گھر، دفتر، دوکان اور پردہ کے اندر با آسانی میسّر ہے۔

تفصیلات پچاس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں!

مکتبہ "اسباق القرآن" ۱/۲۱ دار الیمن ربوہ